السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حائضہ عورت احرام کی دو رکعتیں کس طرح پڑھے ؟ کیا عورت اس حالت میں سری طور پر قرآن مجید کی آیات پڑھ سکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(الف) حائضہ عورت احرام کی دو رکعتیں نہ پڑھے بلکہ وہ نماز کے بغیر ہی احرام باندھ لے ۔جمہور علماء کے نزدیک احرام کی یہ دو رکعتیں سنت ہیں، بعض اہل علم نے انہیں مستحب بھی قرار نہیں دیا کیونکہ ان کے بارے میں کوئی مخصوص چیز وارد نہیں ہے ہاں البتہ جمہور نے انہیں مستحب قرار دیا ہے کیونکہ بعض احادیث میں یہ آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ عمرہ حج میں (داخل) ہے ۔'' وادی سے مراد وادی عقیق ہے اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور پھر احرام باندھا لہذا جمہور نے یہ مستحب قرار دیا ہے کہ احرام نماز کے بعد باندھا جائے خواہ نماز فرض ہو یا نفل ،وضو کر کے دو رکعتیں پڑھ لی جائیں ، حیض و نفاس والی عورتیں چونکہ اہل نماز میں سے نہیں ہیں لہذا وہ نماز کے بغیر ہی احرام باندھ لیں گی ،ان کے لئے ان دو رکعتوں کی قضا بھی نہیں ہے ۔

(ب) صحیح قول کے مطابق حائضہ عورت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ زبانی طور پر قرآن مجید کی تلاوت کرے ،دل میں تلاوت تو سب کے نزدیک جائز ہے ۔ہاں البتہ اس میں اختلاف ہے کہ وہ قرآن مجید کے الفاظ زبان سے بھی ادا کر سکتی ہے یا نہیں ؟ بعض

اہل علم نے اسے حرام قرار دیا ہے اور احکام حیض و نفاس میں اس بات کو بھی شامل کیا ہے کہ ان حالتوں میں قرآن مجید کی تلاوت حرام ہے لہذا حیض و نفاس والی عورتیں غسل سے پہلے قرآن مجید کو ہاتھ لگائیں نہ اسے زبانی پڑھیں جب کہ بعض اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں عورتیں قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائیں البتہ ان کے لئے زبانی پڑھنا جائز ہے کیونکہ اگر یہ زبانی بھی نہ پڑھیں تو طویل مدت تک یہ قرآن مجید سے محروم رہیں گی اور پھر یہ کہ ان کے بارے میں کوئی نص بھی تو وارد نہیں ہے جس سے ممانعت ثابت ہوتی ہو ہاں البتہ جنبی مرد و عورت کے لئے قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے الا یہ کہ وہ غسل کر لیں یا عدم قدرت کی وجہ سے تیمم کر لیں ، دلیل کے اعتبار سے یہی قول راجح ترین قول ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص298

محدث فتویٰ